

سالانہ قیمت تین روپیہ اٹھ آنہ (۳؎ ۸)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب
مینو منزل، وارث روڈ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔اے ایمپرس روڈ۔ لاہور مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیئے اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۰ جنوری ۱۹۲۴ء | نمبر ۳

غزل

از قلم ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ حشمت لودیانوی

اے وصلِ دوست دادہ بدنیا چگونۂ — بے قربِ دوست در دلِ شبہا چگونۂ
درعشقِ دوست اے دلِ شیدا چگونۂ — امروز غرقِ بحرِ تجلا چگونۂ
اے طائرِ خجستہ پے مرغزارِ انس — در تنگنائے وحشتِ دنیا چگونۂ
ہیچ از مقامِ اصلیِ خود یاد مے کنی — دور از دیارِ خویشتن این جا چگونۂ
کو چشمِ مستِ عیسٰی وکو آں لب چو لعل — مخمور ماندہ بے مے و مینا چگونۂ
مے آید ایں سروش زجاناں نفس نفس — کاے جاں اسیرِ غربت تنہا چگونۂ
با موجہائے قلزمِ ہجراں چہ مے کنی — در کامِ اژدہائے غمِ ما چگونۂ
زاں روزہا کہ بود سرت در کنارِ ما — شبہا چہ یاد مے کنی آیا چگونۂ
اے دردِ وصالِ ما گزرانیدہ سالہا — وز دوریِ مفارقتِ ما چگونۂ
بعد از وصال با غمِ ہجراں چہ مے کنی — با ما چگونہ بودی بے ما چگونۂ
اے سوئیدہ کہ آں گلِ رخسار دیدۂ — بے آں جمالِ روشن بینا چگونۂ
اے خانہ زادِ عشرت دیرودۂ طرب — در کنجِ محیطِ غمِ ما چگونۂ

حشمت تو خویش را بہ غمِ عشقِ ما سپار
وآنگہ ببیں کہ در کنفِ ما چگونۂ

انگلستان پر کل قرض آجکل ۷ ارب ۷۸ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ ہے۔

غزل

از قلم جناب منشی وکٹر۔ ای۔ نیوٹن صاحب ثمر دہلوی

پلا دے ساقی شراب وحدت کہ کچھ نہ سوجھے سوا خدا کے
اُٹھا دے پردے دوئی کے دل سے دکھا دے اسرار کبریا کے
تو عیسوی رنگ میں ڈبو دے یہ داغ غفلت کے دل سے دھو دے
جو خود پرستی کا ہوش کھو دے وہ ساغر بے خودی پلا دے
اُس آتشِ جام سے چکھا دے جو نفسِ شیطان کو جلا دے
یہ دل ہے مُردہ اُسے جلا دے وہ عیسوی معجزا دکھا کے
دلوں میں مستی و شوق بھر دے وہ رب ارنی کا ذوق بھر دے
برنگِ موسٰے بنا دے بے خود وہ ماجرا طور کا سُنا کے
اُٹھا دے غفلت کے دل سے پردے وہ عیسوی جوش دل میں بھر دے
کہ خود خدا دل میں گھر بنائے دعا یہ کر رب سے ہاتھ اُٹھا کے
لگا دے مازاغ کا تو سُرمہ کہ ہر طرف منہ خدا کا سُو جھے۔
دکھا دے قوسین کا تماشہ تو دل سے پردہ ذرا اُٹھا کے
رکھ اُس کی راہوں کا دھیان ہر دم کہ اپنے آگے تو اُسکو پا دے
یہ قول ہے جملہ انبیا کا پیام لائے ہیں جو خدا کے
جو چاہے فلد بریں کو جانا تو سُن لے دل سے ثمر کا کہنا

ابھی سے ابنِ خدا کے پیچھے چلا چل اپنی صلیب اٹھا کے

یادِ خدا

ازقلم سیموئیل برکتولی وفا۔ ٹشارٹ ہینڈ رائٹر۔ اے۔ پی
شن آفس ڈلکھت۔ لاہور

جو قدرتِ خالق کا قدردان نہ ہوگا
کہنا اُسے زیبا کبھی انسان نہ ہوگا

ہوگا جو خدا تخت نشیں خانۂ دل میں
پھر دل پہ کبھی قبضۂ شیطان نہ ہوگا

خطرہ ہے چُرائے بُتِ کافر کوئی دل کو
گر فضلِ خدا دل کا نگہبان نہ ہوگا

نوعِ بشر کو ناز ہے اعمال پہ اپنے
دوزخ ہے کُھلا صاف گر ایمان نہ ہوگا

بخشا ہے حق نے نسخۂ اکسیرِ محبت
مطلوب ہمیں نسخۂ لقمان نہ ہوگا۔

تو ڈر میں پروانہ ہوں جلنا ہے مرا کام
جب تک دلِ شیدا مرا قربان نہ ہوگا

سودا ترے دیدار کا میری ہے تمنا
مجھ سا کوئی شیدا ترا انسان نہ ہوگا

آیا ہوں سیرِ چمن کو فرمان سے تیرے
جاؤنگا نہ جب تک ترا فرمان نہ ہوگا

ہوتی جو رہے ابرِ کرم کی ترے بارش
گلشن مرے دل کا کبھی ویران نہ ہوگا

کرتا جو رہوں یاد تری گلشنِ دل میں
خوشتر کوئی اس دل سے گلستان نہ ہوگا

لکھتا جو رہوں غزل تری یاد میں اکثر
ہمسر کوئی اخبار نورافشاں نہ ہوگا

رہبر ہے تو رہ گیر ہوں میں شعر و سخن کا
گم ہونے کا اِس راہ میں امکان نہ ہوگا

امید ہے مقبولِ خدا غزل ناہو۔ شاعر ہو وفا شکر احسان نہ ہوگا۔

مسٹر جان کی شرمناک حرکت

آج نورافشاں بابت ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء میرے مطالعہ میں ہے صفحہ ۱۲ کے تیسرے کالم میں مسٹر جان ایڈورڈو کی غزل شایع ہوئی ہے۔ غزل پڑھکر صاحبزادہ کی شرمناک حرکت پر بے حد افسوس ہوا تجربہ کار منشی وکٹر ای نیوٹن شمر دہلوی کے نام کو پڑھکر میرے افسوس اور حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی سچ تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسا ناقابلِ معافی گناہ ہے جس کی کسی مہذب اور تعلیم یافتہ شخص سے کبھی امید نہیں ہوسکتی۔

ذیل میں وہ اشعار درج کرتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ کس کس شاعر نے اپنے قیمتی خیالات کے خزائن سے نکالے ہیں اور مسٹر جان نے کس طرح ان کو ایک دو نقطہ بدلکر اپنے نام کو چار چاند لگانے کی کوشش فرمائی ہے۔ خداوندِ عالم انکو سمجھ عطا فرمائے تاکہ حضرت عادی مجرم نہ بنجائیں۔ ورنہ پھر نقدِ سخن کا دن دہاڑے ڈاکہ پڑنے لگیگا۔

انصاف سے فرمائے جب اس طرح ہماری قابلِ قدر محنت ہمارے نئی روشنی والے نوشق شاعر برباد کرنے لگیں تو اہلِ زبان و اہلِ قلم حضرات کے حوصلے پست ہوجائینگے کہ نہیں۔

رہی کرم مارچ ۱۹۲۳ء کا قاصد ملاحظہ فرمائیں

جناب ظہور کا مطلع

کیا مجوسیوں کی قسمت کا ستارا چمکا
رہنمائی کو خداوند کا تارا چمکا

مسٹر جان کی حرکت

اپنی قسمت پہ نہ کیونکر ہوں مجوسی نازاں
رہنمائی کے لئے عرش کا تارا چمکا

رسا بریلوی کا شعر

دھوم سے بزم میں وہ ساقیِ مہوش آیا
آج رندوں کی بھی قسمت کا ستارا چمکا

مسٹر جان کی شرمناک حرکت

محفلِ دہر میں وہ ساقیِ مہوش آیا
جس سے رندوں کے مقدر کا ستارا چمکا

رسا بریلوی کا شعر

شکلِ سیماب اُڑی ظلمتِ عصیاں فوراً
جب ترے حُسن کی گرمی کا شرارا چمکا

مسٹر جان کی حرکت

کیوں نہ عالم سے ہو تاریکیِ عصیاں کافور
آتشِ حُسنِ مسیحا کا شرارا چمکا

جناب عابد الہ آباد

عارضِ شہ کے تصور ترے صدقے جاؤں
یہ سیہ خانۂ دل میرا خدارا چمکا۔

رسا بریلوی

گردنِ کفر و ضلالت پہ پھری خوب چھُری
تیغِ براں کی صفت حسن تمہارا چمکا

مسٹر جان کی حرکت

چھپ گئی فوجِ ضلالت کی جہاں سے دم میں
خنجرِ صدق و صفا جبکہ تمہارا چمکا۔

رسا بریلوی

تاش زرینِ سُخن میں جو سجائے اشعار
مہرِ روشن کی طرح نام ہمارا چمکا

رسا بریلوی

دیں جگہ آنکھوں میں کیونکر نہ تجھے اہلِ سخن
تیرا ہر شعر رسا بن کے ستارا چمکا

مسٹر جان کی حرکت۔

چاند لگجائیں نہ کیوں چرخِ سُخن کو لاکھوں
جان ہر شعر ترا بن کے ستارا چمکا

افسوس کس بیباکی سے مسٹر جان نے یہ حرکت کی ہے اور دُنیا کی نظروں میں ساکت لا اعتبار بنے ہیں۔

کی فاسفورس ہرگز جی وبیز جی کو ٹیگور نہیں بنا سکتی اور نہ پنجابی سروں کا ساگ ہر نتھو خیرے کو اقبال کا دماغ عنایت کر سکتا ہے۔ افسوس پنجابی نونہالوں کا بیش قیمت وقت رائے بہادر صاحب نے اردو شاعری کی توتو میں میں صرف کرنا شروع کر دیا۔ کیا ہائی اسکول کی صد مدرسی اور ریاضی اعزازی کا مشغلہ کم تھا۔

کاش بابو چٹرجی صاحب اپنی خداداد قابلیت کسی اور مطبوع پر مبذول فرماتے اور ہربرٹ سپنسر کے "فلسفہ تعلیم" سے استفادہ حاصل کر کے طلباء کے سامنے اپنا دماغ بچھا کر رکھ دیتے۔ ہم تو نہایت مخلصانہ گزارش کے ساتھ یہی مشورہ دینگے کہ شاعری کے خیال کو ترک کر دیں کیونکہ ؎

یہاں شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا۔

مقدس مدیر نور افشاں نے بابو چٹرجی کی شاعری پر تنقید کی دعوت عام نہیں کی۔ بلکہ "شعرا نامور" اور "فن عروض" کے استادوں کو مدعو کیا ہے۔ افسوس نامور شعرا کی صف میں ہمارے لئے کوئی کرسی خالی نہیں۔ کیونکہ ہم تو ابھی تک آنریبل جسٹس میاں شاہدین ہمایوں کی زبان میں یہی دعا کر رہے ہیں کہ ؎

شعر کہنے کا دیا تھا اگر شوق مجھے
مثل اقبال غزل خوان بنایا ہوتا

ہاں فن عروض و قافیہ کی باقاعدہ "سند" شمس العلما مولانا محمد یوسف جعفری رنجور مرحوم چیف مولوی بورڈ آف اگزامنرز کلکتہ کی زیر نگرانی بورڈ مذکورہ سے ضرور حاصل کی ہے کہ یہ سند ہمارے محترم مدیر صاحب جس وقت چاہیں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ ایک قید حضرت مدیر صاحب نے اور اضافہ کی ہے کہ "تنقید مختصر ہو" کیونکر نہ ہو۔ رائے بہادر صاحب کا کلام ہے۔

ہم انشاء اللہ العزیز معزز نور افشاں کی آنے والی اشاعت میں رائے بہادر صاحب کے ایک ایک شعر کا تار و پود بکھیر کر رکھ دینگے۔ کہ تازیانہ عبرت ثابت ہو۔ ناظرین نور افشاں بے قرار نہ ہو جائیں۔ ذرا سنبھل کے بیٹھ جائیں کہ ہم طبلے پر تان ٹھیک کر لیں ؎

گدھے کی دم جاتی گدھے کی دم
گدھے کی دم بجاتی گدھے کی دم
گدھے کی دم
گدھے کی دم
گدھے کی دم بجاتی گدھے کی دم
گدھے کی دم بجاتی گدھے کی دم

(باقی باقی) ذرہ بے نمود۔ نقاد

شہید ارمنی کی خونی داستان

کے شائقین کی خدمت میں واضح ہو کہ منی آرڈر کرتے وقت اپنا نام اور پورا پتہ کوپن پر درج فرما دیا کریں۔ دو صاحبان نے روپیہ بھیجا ہے۔ مگر کوپن پر نام نہ پتہ ایسی حالت میں تعمیل مشکل ہوگی۔ جو حضرات روپیہ بھیج چکے ہیں وہ اپنے نام اور پتہ سے مطلع کریں۔

مصنف

یادِ رفتگان

نہایت افسوس کا مقام کہ مسٹر ایس جی جیری جو پادری ڈی جیری کے بڑے بیٹے تھے مورخہ ۴ نومبر ۱۹۲۳ء کے روز انتقال فرما گئے۔ آپ ۳ مئی ۱۸۵۰ء کے روز آگرہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے ۵۰ برس کے قریب مسیحی خدمت کی تھی۔ خدا آپ کے عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین

مذہب کا مقصد

گزشتہ سے پیوستہ

بھلا یہ سارا طومار خداوند مسیح پر باندھا کیوں جاتا ہے۔ صرف بقول خواجہ صاحب اس لئے کہ پولس رسول نے اُس کو خدا بنا دیا۔ یوحنا کی انجیل نے اسکو کلام خدا کہہ دیا۔ اگر مسیحی اُس کو محض انسان محض نبی و رسول مان لیں۔ پھر تو اُس کی زندگی کے سارے واقعات صحیح ورنہ وہ سارے myth اور دیگر مذاہب و فلسفہ سے سرقہ کئے ہوئے ہیں۔ بھلا صاحب کبھی واقعات کی بھی تردید ایسے ڈھکوسلوں سے ہوا کرتی ہے۔ واقعہ واقعہ ہی رہتا ہے۔ خواہ اُس سے نتائج نکالنے میں کوئی غلطی یا اختلاف ہو لیکن اس غلطی یا اختلاف کی وجہ سے وہ واقعہ فسانہ اور سرقہ نہیں بنجایا کرتا۔ Darwin صاحب نے Evolution کی تھیوری قائم کرنے میں واقعات کو پیش کیا۔ اُن کی تھیوری جو ان واقعات کا نتیجہ تھا خواہ غلط ہو یا صحیح لیکن واقعات ہمیشہ صحیح ہی رہتے ہیں۔ اس لئے مسیح کی شخصیت اور اس کی زندگی کے واقعات تاریخی طور پر تواتر سے ثابت ہو چکے ہیں اور مسیحیوں کا جو عقیدہ ہے۔ وہ کوئی خاص مسئلہ نہیں بلکہ بہت کچھ یہی واقعات ہیں جو اناجیل میں بیان ہوئے ہیں۔ جنکی اشاعت پولس کے رجوع لانے سے پیشتر ہوئی اور جن پر پولس ایمان لایا۔ ان واقعات کی تشریح و توضیح مقدس پولس اور دیگر رسولوں اور شاگردوں نے اور مابعد زمانوں کے علما نے اپنی اپنی عقل و روشنی کے مطابق کی اور آج تک اپنی سمجھ کے مطابق کرتے چلے آئے اور قیامت تک کرتے چلے جائینگے۔ کیا یہ فرقے جو مذاہب میں





پائے جاتے ہیں اور نئے نئے فرقے برپا ہوتے جاتے ہیں اسی تشریحی اختلافات کا نتیجہ نہیں کیا خواجہ صاحب اور ان کا فریق اسی کی ایک آشکارا مثال نہیں۔ آج جو تشریحیں آپ کر رہے ہیں کیا انوکھی اور نئی نہیں جنکی بنا پر کفر کے فتووں کی نوبت پہنچی۔

اسلئے میں مسیحی فلسفے۔ تفسیر و تشریح کو مسیحی مذہب کے دعوی میں پیش نہیں کر رہا۔ صرف مسیح کے دعاوی اس کے اقوال اور اس کی زندگی کے واقعات کو۔ اور نہ صرف ایک انجیل سے بلکہ سب انجیلوں سے۔ کیا مسیح نے یہ دعوی نہیں کیا کہ "پیشتر اس سے کہ ابراہیم ہو میں ہوں"۔ کیا متی کی انجیل کے آخر میں یہ ذکر نہیں "آسمان و زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو اور . . . . دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں"۔

خداوند مسیح نے نہ صرف باپ کا مزید مکاشفہ عطا کیا۔ نہ صرف اس امر کو ثابت کیا کہ وہ خدا کا مظہر ہے۔ اگر خدا کو دیکھنا چاہو تو اس میں اس کی زندگی و سیرت اس کے قول و افعال میں دیکھ سکتے ہو۔ بلکہ اس نے انسان کی نجات کا انتظام کیا اور یہ فرمایا کہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے" متی ۲۰: ۲۸۔ مرقس ۱۰: ۴۵) اور چاروں اناجیل کے آخری طول طویل بابوں میں مسیح کی موت اور جی اٹھنے کا ذکر ہے۔ جس کی خبر خداوند نے بار بار شاگردوں کو دی تھی کہ وہ یروشلم میں دکھ اٹھائیگا۔ مارا جائیگا اور تیسرے دن جی اٹھیگا۔ اور رسول ہونے کی یہ ایک شرط تھی۔ "پس جتنے عرصے تک خداوند یسوع ہمارے ساتھ آتا جاتا رہا۔ یعنی یوحنا کے بپتسمہ سے لیکر خداوند کے ہمارے پاس سے اٹھائے جانے تک جو برابر ہمارے ساتھ رہے چاہئے کہ ان میں سے ایک مرد ہمارے ساتھ اس کے جی اٹھنے کا گواہ بنے"۔ (اعمال ۱: ۲۱) خواجہ صاحب بھی دل میں مسیح کی موت کو سورج دیوتا Myth نہیں سمجھتے۔

ورنہ سری نگر میں مسیح کی قبر کی تلاش نہ کی جاتی۔ الغرض احمدیہ صاحبان نے اس امر پر زور دیا کہ مسیح مر گیا۔ اور دفن ہوا۔ باقی اہل اسلام اس امر کے قائل ہیں کہ مسیح زندہ آسمان پر گیا اور وہاں سے پھر دنیا میں آکر دجال کو ماریگا۔ اتحاد کی آپ اپیل کر رہے ہیں آؤ آپ دیگر اسلامی فرقوں سے سمجھوتہ کر لیں۔ آپ مسیح کے زندہ آسمان پر جانے کو مان لیں اور وہ مسیح کی موت کو مان لیں۔ بس فیصلہ ہو گیا۔ نہ صرف آپ کا باہمی اتحاد ہو گیا۔ بلکہ اہل نصاری کو بھی ہضم کر لیا۔ آپ عیسائی اور ہم مسلمان ہو گئے۔

خواجہ صاحب نے فرمایا کہ انجیل کے اصلی نسخے میں تثلیث کا لفظ پایا نہیں جاتا۔ معلوم ہو کہ ابھی لفظ تثلیث انجیل میں نہیں۔ یہ کہنا کہ مرقس میں باپ بیٹے اور روح القدس کا ذکر ہے وہ الحاقی ہے لیکن متی کی انجیل میں بھی تو یہ جملہ موجود ہے۔ کہاں کہاں الحاقی ثابت کروگے۔ اسکندریہ کے کتب خانے کا جلایا جانا ممکن ہے کہ مسیحیوں کے ہاتھ سے ہوا حضرت عمر کے حکم سے نماز کی کتاب چونکہ کلیسیائی تالیف ہے کلیسیا حسب ضرورت اس میں کمی بیشی کر سکتی ہے۔ لیکن کلیسیا عقیدے کو بدل نہیں سکتی۔ کیونکہ کیتھولک عقیدہ یعنی جسکو سارے مسیحی فرقے مانتے ہیں وہ رسولی عقیدہ ہے۔ جو مسیح کی زندگی کے واقعات پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ آنا کر سکتے ہیں کہ ان کو مجمل بیان کریں یا مفصل۔ بشپ صاحبان کا آجکل یہ خیال ہے کہ اس کو مجمل ہی رہنے دیں تاکہ سارے مسیحی فرقوں کا اتحاد ہو جائے۔ کیونکہ تفصیل و تشریح میں جانے ہی سے اختلاف پیدا ہوتا اور فرقے برپا ہوتے ہیں جسکی مثال سارے مذاہب میں ملتی ہے۔ لیکن مسیح کی زندگی کے واقعات کا انکار یا مسیح کے دعاوی کی تردید اب تک کسی مسیحی فرقے نے نہیں کی۔ بشپ گور صاحب کا حوالہ خواجہ صاحب نے دیا تھا۔ کہ وہ بھی مسیح کی الوہیت کو نہیں مانتے۔ خواجہ صاحب نے ان کی تازہ تصنیف جو اسی سال دو جلدوں میں نکلی ہے نہیں پڑھی ایک نام Belief in God اور دوسری کا نام Belief in Christ ہے وہ تو مسیح کی الوہیت پر پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے اپنے لکچر میں ان کا حوالہ کیوں دیدیا۔ اس قلیل عرصے میں باقی صاحبان کی کتابوں سے حوالہ دینے کا وقت مشتے نمونہ از خروارے۔ گور صاحب کی مذکورہ بالا کتاب خواجہ صاحب کے بیان کی تردید میں کافی ہے۔ یہ دعوی سراسر غلط ہے کہ ۱۹۱۲ء میں کنٹربری کے آرچ بشپ نے یہ کہا کہ یہ کتابیں بائبل کی الہامی نہیں۔ آجتک وہی آرچ بشپ صاحبان ۳۹ مسائل دین کو مان رہے ہیں جن میں صاف طور سے ان کتابوں کو الہامی مانا گیا ہے بلکہ ان کی فہرست بھی دی گئی ہے (دیکھو مسئلہ ۶ و ۷) اور آج تک جو پادری بنتے ہیں ان کتابوں کے الہامی ہونے پر ان سے ایمان کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ابھی لاہور میں اسی ماہ دسمبر کی ۱۶ تاریخ کو چھ اشخاص پادری کے عہدے پر ممتاز ہوئے۔ ان سے یہی مطالبہ کیا گیا جو صدیوں سے کیا جاتا چلا آرہا ہے۔ پھر بقول شخصے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ وہ نماز کی کتاب پادریوں سے مطالبات آج ۱۹۲۳ء کے آخر تک وہی قائم ہے۔ کچھ تبدیلی نہیں۔ ہائڈ کنگس کو آرسی کیا۔ نماز کی کتاب کھولکر دیکھ لو۔

مسیحی مذہب اصول کو پیش کرتا ہے وہ فروعات کے جھگڑے میں نہیں پڑتا۔ جب تک مسیحی شخص اصول کو پکڑے رہے فروعات میں خواہ کیسا ہی اختلاف ہو وہ دائرہ مسیحیت سے خارج نہیں اور یہ بھی نئی بات نہیں جو کلمہ کو کہتے ہیں وہ مسلمان ہیں خواہ وہ چار خلفاء کو مانیں خواہ ایک کو۔ خواہ قرآن و احادیث سب کو مانیں خواہ محض قرآن کو۔ خواہ معجزات کو مانیں خواہ اُن کا انکار کریں۔ خواہ معراج کو مانیں یا نہ مانیں۔ یہ فروعی جھگڑے ہیں۔ اسلام ان سے وسیع ہے۔ اسی طرح انجیل نے یہ اصول ٹھہرا دیا "کون جھوٹا ہے سوائے اُس کے جو یسوع کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے"۔ (۱ یوحنا ۲: ۲۲) خداوند نے خود یہ فرمایا "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں"۔ (یوحنا ۱۷: ۳)

مسیحیوں کے درمیان جو تیوہار اور رسمیات مانے جاتے ہیں۔ وہ مختلف ممالک میں مختلف ہیں اور یہ نجات کے لئے ضروری نہیں۔ ان کے ماننے یا نہ ماننے۔ ان کے غلط یا صحیح ہونے پر نجات کا حصر نہیں اس لئے خواجہ صاحب کی نکتہ چینی جو مغالطوں سے پُر ہے اُنہیں کے سپرد کرتا ہوں۔ میں تو صرف ایک مسیح کو جانتا ہوں۔ اُسی کو مذہب یعنی راہ۔ اُسی کو Religion یعنے خدا سے رابطہ کرنے والا۔ اُسی کو الٰہی قوت گناہ سے چھڑانے والی اُسی پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ دعوت سب لوگوں کو دی "اُے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو۔ سب میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دونگا" (متی ۱۱: ۲۸) "اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آکر پئے"۔ (یوحنا ۷: ۳۷) "دنیا کا نور میں ہوں جو میری پیروی کریگا وہ اندھیرے میں نہ چلیگا۔ بلکہ زندگی کا نور پائیگا" (یوحنا ۸: ۱۲)

اسی یسوع کے آخری حکم کے مطابق اُس کے شاگرد مختلف ممالک کو نکل گئے اور بشارت انجیل کے ذریعہ سے جابجا کلیسیائیں قائم کیں مقدس توما ہندوستان میں آیا جس کی قائم کردہ کلیسیا اب تک جنوبی ہند میں موجود ہے۔ جس کی قبر مدراس کے قریب پائی جاتی ہے جس کی قبر کے لئے غلاف سال بسال انگلستان کے بادشاہ بھیجا کرتے تھے۔ اُسی کے شاگرد آج ساری دنیا میں انجیل کی بشارت دے رہے ہیں۔ کوڑھیوں میں۔ بیماروں میں پست اور ادنٰی اور اعلیٰ قوموں میں مسیح کی محبت سے خدمت کر رہے ہیں۔ اگر جیب سے پیسہ نکالنا مذہب کی محبت کا کچھ اظہار ہو جس کے لئے خواجہ صاحب اس شد و مد سے اپیل کر رہے ہیں جس کی نسبت شیخ سعدی بھی کہیں کہہ گئے کہ اگر الحمد پڑھنے کو کہو تو سب کہنے کو تیار ہونگے۔ لیکن اگر روپیہ نکالنے کو کہو تو مشکل۔ اس کے لئے ہاتھ کیسہ میں نہیں۔ بلکہ جگر پر پڑتا ہے الغرض اگر زر چندہ دینی محبت کا کچھ معیار ہو سکتا ہے تو انگلستان کی ایک درجن مشنری سوسائٹیوں میں سے ایک سوسائٹی (جس سے میرا علاقہ ہے) کی آمدنی کا حساب یکم دسمبر ۱۹۲۳ء کے out Look میں نکلا ہے۔ وہ یکم اپریل ۱۹۲۳ء سے ۲۱ اکتوبر تک ۲۴۰۷۰۱۱ پونڈ ہے۔ اور ایک ماہ کی آمدنی یعنی ۷ نومبر ۱۹۲۳ء سے ۷ دسمبر ۱۹۲۳ء تک ۳۸۵۵ پونڈ ہے۔ اس آمدنی کو دس سال پہلے کی آمدنی سے مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ کہاں تک ترقی ہوئی حالانکہ انگلستان میں بے کاری کی گرم بازاری ہے اور اس سوسائٹی کے ہوا خواہوں کا شمار انگلستان کی آبادی کا دسواں حصہ بھی نہیں۔

مسیح کے شاگردوں کی سرگرمی کا یہ حال ہے کہ باوجود نا امیدیوں کے بقول خواجہ صاحب مشن پر مشن کھوئے جا رہے ہیں۔ ترکی ممالک و سلطنت میں مشن قائم ہیں۔ بسوتیا میں زیادہ مشن نکلی ہے ہیں۔ گو ان ممالک میں مسیحی ہونا موت کے منہ میں جانا ہے۔ افغانستان میں مشن کھولنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ جہاں دروازہ کھلا وہاں وہ پہنچے یس کسرِ صلیب کا خیال چھوڑ کر صلیب بردار ہو کر جانوں کو جوکھوں میں ڈال کر اس مسیح مصلوب اور زندہ مسیح کے حلقہ بگوش ہو کر حیات ابدی کے وارث بن جاؤ۔

پولس رسول پر جو خواجہ صاحب کی یہ عنایت ہو رہی ہے وہ شاید اس وجہ سے ہے کہ وہ مسیحی ہونے کے بعد تین سال عرب میں جا کر گوشہ نشین رہا۔ اور وہاں سے مکاشفہ حاصل کر کے مسیحی دین کا بڑا مشنری ہو گیا۔ اس جانثار کے لئے تو وہ عزت وہمدردی کا مستحق تھا۔ اس پر یہ نقدی کیوں روا رکھی جاتی۔ اگر حضرت عمر کاغذ قلم دوات کو باز نہ رکھتے تو شاید ہم آج محمد صاحب کو پولس سے بھی بزرگ رسول مانتے۔ یہ اختلاف حُب دنیا کا نتیجہ تھا جو کسی نے کہا

اصحابہ چوں حُبِ دنیا داشتند
نبی را بے گور و کفن انداختند

آج یہ حب دنیا کو اگر ہم دور کر دیں اور اس حب دنیا کے جو نتائج نکلے اور نکل رہے ہیں۔ اگر ان کو دور پھینک دیں تو ہم اس وقت بغلگیر ہونے کو تیار ہیں۔ حضرت مسیح یا حضرت محمد ہم کو ایک دوسروں سے جدا نہیں کرتے لیکن مابعد حاشیے اور اضافے جو حب دنیا کے نتیجے تھے۔

جے۔ علی بخش

اکالیوں کے پاس سٹرپارگن۔ سردار مہیر سنگھ نقابندار (اور شاید مسٹر کرپس) بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد ایک اور جتھا کوئی پر آیا۔ بہت دیر تک ۳۱ اکالی گرفتاری کا انتظار کرتے رہے۔ مگر کوئی افسر نہ آیا اس لئے وہ شام کے وقت سنگھٹی کے پوے اٹھا کر گوردوارے میں چلے آئے پچھلی گرفتاریوں کو ملا کر تا دم تحریر ۳۰۹ اکالی گرفتار ہو چکے ہیں۔ کل ۴۰ آدمیوں کو سزاؤں کا حکم سنایا گیا۔ ۸ کو تین تین گھنٹے کی سزا دے کر رہا کیا گیا۔ باقیوں کے متعلق پھر لکھونگا۔

الہ آباد ۱۱ جنوری۔ اخبار لیڈر کا ایک نامہ نگار بمبئی سے مطلع کرتا ہے کہ بمبئی میں یہ عام خیال ہے کہ صوبہ بمبئی کے گورنر سر لیزلی مہاتما گاندھی کو رہا کرنے کا وچار کر رہے ہیں۔ اسی نامہ نگار کا کہنا ہے کہ نہبت سے ذمہ وار اور معزز بارسوخ لوگوں کا یقین ہے کہ گورنر بمبئی لارڈ ریڈنگ سے ملاقات کے لئے دہلی جا رہے ہیں۔ اس ملاقات کا تعلق بہت حد تک مہاتما گاندھی کی رہائی سے ہے۔

صحرائی اعظم کے باشندوں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ بڑا عجیب رواج اُن میں یہ ہے کہ مرد اپنا منہ گھونگٹ سے ڈھانک کر رکھتے ہیں لیکن عورتیں اپنا منہ کھلا رکھتی ہیں۔ گھونگٹ ۸ انچ چوڑا۔ ۲ فٹ لمبا اور نیلی یا پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس سے مرد اپنے چہرہ اور سر کو ڈھکے رہتے ہیں۔ صرف آنکھوں کے پاس کپڑا نہیں رہتا۔ اس لئے انہیں دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مرد گھونگٹ کو ذرا زیادہ کھول کر دیکھے تو وہ غیر مہذب سمجھا جاتا ہے۔ اس گھونگٹ کا نام ٹیگل اس ہے۔ عورتیں منہ پر بالکل گھونگٹ نہیں رکھتیں۔ اُن کے منہ کو سب لوگ جب مرضی ہو دیکھ سکتے ہیں۔ وہ بھی جاہیں جسکو دیکھیں۔ ان میں یہ بات قابل اعتراض نہیں پائی جاتی خلق خدا میں کیسی کیسی خلقت بھری پڑی ہے۔

مصطفیٰ کمال پاشا پر بم پھینکنے کی جو خبر دی گئی تھی۔ اس کی سرکاری طور پر تردید کی گئی ہے۔

منگل کو نئے ہوس آف کامنز کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ سب سے پہلا ممبر تین بجے علی الصبح ہی پہنچ گیا۔ حالانکہ دروازہ ۸ بجے صبح کھلا۔ مزدور لیڈی ممبر بغیر ٹوپیوں کے ننگے سر شامل ہوئیں۔ حالانکہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا جب مسٹر بالڈون آئے تو مزدور ممبران نے اُن کا منہ چڑایا اور آوازے کسے "وہ پھر آگیا" مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کا ان کے حامیوں نے پُر تپاک خیر مقدم کیا۔ جب مسٹر ریمزے میکڈانلڈ مسٹر بلڈون کے ساتھ ہاتھ ملاتے دیکھے گئے تو مزدور ممبروں نے مضحکہ خیز آوازے کسے وزارت کا اجلاس بادشاہ کی تقریر پر غور کرنے کے لئے ویڈزاد کو ہوا۔ مسٹر وائٹلے کو سپیکر منتخب کیا گیا۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے البرٹ ہال لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایک اعلیٰ آدرش رکھنے والی پارٹی ہیں۔ ہمارا آدرش بہت بلند ہے۔ ہم اس تک کود کر نہیں بلکہ چلکر جائینگے۔ آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ روس کے ساتھ از سر نو تعلقات شروع کئے جائیں میں ساحل جاپان سے لیکر سواحل آئرلینڈ تک تصفیہ چاہتا ہوں۔ اس وقت افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اگر میں اُس کے خلاف پروٹسٹ کرنا چاہوں تو میں لیکر مناسب ذریعہ۔ کسے کیسے کر سکتا ہوں۔

ٹوکیو پر ولیعہد پر حملہ کے بعد سامنے شاہی محل کے سامنے جو حملہ کیا گیا تھا۔ اسکی وجہ سے زلزلہ کی نسبت بھی زیادہ سنسنی پھیل رہی ہے کیونکہ اس شاہی خاندان کے خلاف ایک زبردست تحریک کا پتہ چلتا ہے کہ جس کا انکشاف شہزادہ ہیروہیٹو کو اس کی شادی کے قتل کرنے کی خطرناک سازش سے کہ جو شنگھائی میں معلوم کی تھی ہوا تھا۔

لنڈن میں آتشزدگی کی ایک خوفناک واردات ہوگئی۔

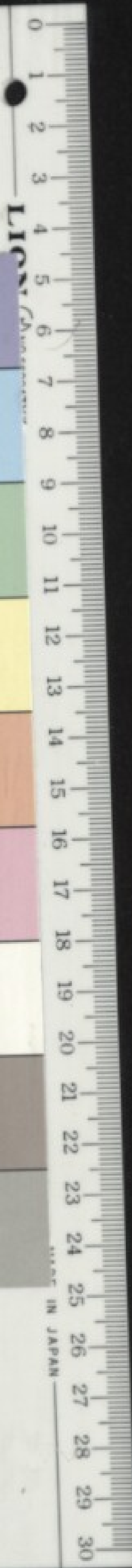
جیسی کہ توقع کی جاتی تھی سر ایڈورڈ میکلیگن کے ریٹائر ہونے پر سر میلکم ہیلی کو پنجاب کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ سر میلکم ہیلی اس سے پہلے گورنمنٹ کے فنانس اور ہوم ممبر کے عہدہ پر تعینات رہ چکے ہیں۔ کیا اہل پنجاب امید رکھیں کہ ممدوح کے عہد میں صوبہ پنجاب کی موجودہ بے چینی اور اضطراب کا خاتمہ ہو جائیگا۔

اوساکا (جاپان) ۱۵ جنوری۔ ٹوکیو کے قریب آج صبح پونے ۶ بجے سخت زلزلہ آیا۔ اوساکا اور ٹوکیو کے مابین ٹیلیفون اور تار کے آلات میں خلل پڑگیا۔ کہتے ہیں کہ یہ یکم ستمبر کے زلزلہ کے مشابہ تھا۔

بعد کی خبر ہے کہ یہ زلزلہ ایسا سخت نہ تھا جیسی کہ پہلے خبر آئی تھی۔ ایک مال گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔

آکسفورڈ ۱۶ جنوری۔ خیال کیا جاتا کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ مباحثہ کے آخر میں پھر ایک تقریر کرینگے اور غالباً جمعرات کے روز ایڈریس کی ترمیم پیش کی جائیگی۔





(بقیہ مضمون صفحہ ۲ سے آگے) یہ غزلیں مارچ ۱۹۲۰ء کو شائع ہو چکی ہیں اور مسٹر جان آج ان کو دو چار لفظ بدلکر پھر پیش کر رہے ہیں۔ اگر جان صاحب اس پر بھی متنبہ نہ ہوئے تو انکو اپنی اس خطرناک حرکت کا پورا پورا خمیازہ اُٹھانا پڑیگا۔ اگر ان کی یہی شاعری ہے تو بہتر ہے کچھ نہ لکھا کریں۔ ایک مصرعہ کسی شاعر کا لیلینا تو جائز تھا مگر یہ حرکت تو خدا کی پناہ ہے۔

فقط اُردو کا خادم۔ رسا رہلوی از جھانگا مانگا۔

زلزلہ

قوت زلزالی کی طاقت۔ مسٹر بالٹ نے زلزلہ کے مرکز کے منتہائے عمق کو ۳۵ میل یعنی ۱۸۵۰۰۰ فٹ معین کیا ہے۔ صدمہ ابتدائی کا عمق کچھ بھی ہو مگر اس کو ایک مافوق التصور طاقت کا اثر سمجھنا چاہئے جس سے ایسے ایسے نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ جنکا ہم نے مفصل طور پر ذکر کیا ہے اور جن سے ایسے وسیع رقبات زمین کے متاثر ہوتے ہیں۔ ایک ایسی طاقت جو کئی میل ضخیم صخور اور طبقات کو اس طرح اچھال دے اور ان میں ایسا تموج پیدا کر سکے جس کا اثر پانچ چھ سو میل تک ہر طرف محسوس ہو ضرور ایسی قوت ہوگی جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ جیسے جیسے ہم مرکز تشوش سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں اسکا تشوشی اثر بھی گھٹتا جاتا ہو۔ یہ صدمات سطح زمین پر کیسے ہی شدید اور مخرب ہوں اور انسان اور اُن کے مسکنوں کو کتنا ہی ضرر اور نقصان پہنچائیں اور پہاڑوں کو ہلا دیں یہ سب صدمات بمقابل اُس صدمۂ شدید کے جو مرکز تشوش کے قریب واقع ہوتا ہے ایک بہت چھوٹی کسر سمجھی جائیگی۔ زمین کی سطح اُس موٹے پوست (کرسٹ) یا قشر کے سبب سے بہت کچھ محفوظ ہو اور اس صدمہ کا پورا اثر تو کہاں اس کا ایک خفیف جزو بھی یہانتک نہیں پہنچتا ہے۔ زلزلہ کی ان سطحی طبعی آیات کو جن سے استقدر صدمہ پہنچتا ہے فی الحقیقت اُس شدید صدمہ ایک خفیف جزو سمجھنا چاہئے۔ جو مرکز پر واقع ہوتا ہے۔

زلزلہ کے فوائد۔ زلزلہ بھی بڑی کار آمد چیز ہو اگر زمانہ گذشتہ میں زمین میں حرکت پیدا ہو کر اس میں نشیب و فراز نہ پڑتے تو آج وہ قابل رہائش نہ ہوتی اگر زلزلے نہ آئیں اور قطعی بند ہو جائیں تو گمان غالب ہے کہ حضرت انسان کے خاتمہ کے سامان مقابلتہً بہت ہی جلد پیدا ہو جائیں۔ سر جان ہرشل صاحب کا قول ہے کہ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ ابتدا میں زمین کی وہی حالت تھی جو کہ اب ہے تو ابتک زمین کی اس قدر طاقت خرچ ہو چکی ہوتی کہ اگر زلزلہ زمین کو اُبھارتے اور نیچے بٹھاتے نہ رہتے تو آجتک خشکی کا نام و نشان بھی نہ ہوتا سطح زمین پر اگر ایک جگہ تمتع و نمود ہو تو کسی دوسری جگہ نشیب و ہبوط کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ مشاہدہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین کا خشک حصہ اکثر اوپر اُٹھتا رہتا ہے۔ اور سمندر کی سطح نیچے بیٹھتی رہتی ہے۔ دونوں صورتوں میں خشکی تری پر غالب آتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا رہے تو خشکی کے جانی دشمن سمندر اور دریا اس کو نیست و نابود کر دیں۔

زلزلہ کی اطلاعیابی کے لئے بہت سے آلات ایجاد ہوئے جنکو سیسمو میٹر کہتے ہیں۔ ان میں سب سے مشہور پروفیسر ملنی کی ایجاد ہے۔ یہ آلہ ایسا عمدہ ہے کہ دنیا کے کسی سرے پر زلزلہ آئے تو یہ فوراً بتا دیتا ہے۔ اس آلہ کو سیسمو سکوپ یا سیسمو میٹر کہتے ہیں۔ اس آلہ سے زلزلہ کی سمت کا پتہ بھی مل جاتا ہو قدیم زمانہ میں اہل چین ایک قسم کا سیسمو سکوپ استعمال کرتے تھے کہ جس سے زلزلہ کی آمد کی اطلاع ان کو ہو جایا کرتی تھی۔ لیکن اس کے بعد مختلف وقتوں میں بیشمار قسم کے سیسمو سکوپ ایجاد ہو گئے۔

حشمت

ارمنی مسیحیوں کا امدادی فنڈ

ذیل میں ہم ارمنی مسیحیوں کے دوستوں کے عطیات کی نئی فہرست درج اخبار کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ان دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُن کے دلوں میں اپنے مظلوم بھائیوں سے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے رہتے ہیں وہ متعدد بحر سخاوت کا ہاتھ بڑھا کر ان کی زندگی کے پودے کی پرورش میں ساعی ہیں۔ خدا آپ سب کی مشکلات آسان کرے۔ آمین۔

۱۔ مسٹر سی رتی رام صاحب چک نمبر ۲۷۶ سمندری ضلع لائلپور ۲۔ پادری منگول صاحب چک نمبر ۱۴۸ ریحین آباد ضلع منٹگمری لعہ ۳۔ پادری ڈبلیو... صاحب کی معرفت لائلپور کی کلیسیا کی طرف سے ... ۴۔ بابو مانگھی رام صاحب ماچھی واڑہ ضلع لودھیانہ ... ۵۔ مسٹر ایچ سمیدا صاحب سی ایم۔ ایس کٹنی سی پی۔ صہ ۶۔ مسٹر اے سنگھا صاحب ادھو گنج ضلع ہردوئی صہ ۷۔ بپٹسٹ مشن گسول پادری سی ایچ دلمیس صاحب کی معرفت سے ۸۔ کلیسیا چک نمبر ۱۴۸ ضلع منٹگمری پادری منگول صاحب کی معرفت ... ۹۔ مسٹر ڈی سمتھ صاحب گجرانوالہ کے بچوں کی طرف سے ... ۱۰۔ مسٹر سی پیٹر صاحب ایم۔ ٹی انسپکٹر جی ایل ریلوے گوالیار ... ۱۱۔ حرال ضلع سیالکوٹ کی مسیحی جماعت کی طرف سے معرفت پادری جے۔ جی کیمبل صاحب صہ ۱۲۔ معرفت الائمیانس اسکریو بی۔ اے۔ کنٹرٹ کلیسیا کی طرف سے ... ۱۳۔ مسٹر ایس ڈیوڈ۔ لائلپور لعہ

کل میزان ... مابلدعہ ۱۲۴ ... ۱۴

المشتہر

منیجر نور افشان

مخزن مسیحی

قدیم مسیحی اخبار رومن میں نئی صورت سے شائع ہوتا ہو عمدہ عمدہ مفید مضامین۔ دلچسپ خبریں قیمت فقط دو روپیہ سالانہ لیکن جو آسودہ حال ہیں اور خوشی سے دے سکتے ہیں ان کے لئے تین روپیہ اگر کوئی دو روپیہ دینے کی لیاقت نہیں رکھتے تو پاسبان یا کسی مشنری صاحب کی سفارش سے ایک ہی روپیہ میں مخزن مل سکتا ہے اگر کوئی صاحب نمونہ منگوانا چاہتے ہیں تو مہربانی کر کے اپنے خط میں ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ بھی بھیج دیجئے۔ پادری بی بی رائے ایڈیٹر مینیجر سہارنپور سے خط و کتابت کیجئے۔

سیت سکول کے سبق

بیجے امریکن انٹرنیشنل لیسنس شمالی ہند کے سنڈے کے حکم سے پادری بی بی رائے صاحب ان پر نوٹ اور تشریح وغیرہ تیار کر رہے ہیں۔ رومن اور فارسی دونوں حروف میں شائع ہوتے ہیں قیمت دونوں کی ایک ہی ہے۔ مینے فی کاپی ۱ہ سالانہ اگر پانچ کاپی سے زیادہ منگوائینگے تو آپ سے محصولڈاک طلب نہیں کیا جائیگا۔ ملنے کا پتہ

پادری بی بی رائے۔ سہارنپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

۱۸۹۹ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصہ سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری قائم ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ اس کے جبر کشا اغلہ سے انگلہ تک کر دو نول ہے ہے تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

کرسچن بک سٹور لودیانہ

اردو کی پہلی کتاب	۲ر	رومن پنجابی پرائمر	۱ر
دوسری	۳ر	تیوہار	۶ر
صحت جسمی	۴ر	اسلام میں مسیح	۱ر
تیر نظر	۶ر	ینابیع القرآن	۳ر
مسئلہ التخلیق	۶ر	ویدوں کی اصل	۳ر
صراط المستقیم	۸ر	دو سوال	۳ر

المشتہر

مینیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ (پنجاب)

مفید و جدید علمی تحفے

۴۴ بائبل کی کہانیاں۔ علاقہ جات ماسوائے ہند میں کام کرنے والوں کے لئے مصنفین کی ایک جماعت نے اسے مرتب کیا اور انگریزی رومن اردو۔ ہندی۔ مرہٹی گجراتی اور کناری زبانوں میں شائع ہو کر اب پہلی بار اردو میں طبع ہوئی ہے۔ ٹائٹل رنگین صفحہ ۔ قیمت ۳ر

دینی تعلیمات۔ میراور تیجے کی تینوں کتابیں پادری ڈبلیو ایف جانسن صاحب کے قلم سے نکل کر پہلی مرتبہ اردو میں چھپی ہیں اس کتاب میں کئی ایک ضروری دینی مسائل مثلاً انسان کی گنہگاری۔ نجات کی تدابیر اور فضل الٰہی سے رہائی وغیرہ نہایت آسان طور پر ادا کئے گئے ہیں صفحہ ۔ قیمت ۱ر

مذہب کی نسبت ایک بحث۔ ہندوؤں کے دھرم ہلا کے طرز پر مسیحی مذہب کی صداقتوں کو ظاہر اور ثابت کرنے کیلئے آسان اور موثر کتاب ہے جا بجا ہندو دوہے اور چوپائیاں درج ہیں صفحہ ۱۳ قیمت ار

نصیحت روحانی۔ اس میں موت کے بعد کی حالت حقیقی راہ نجات آسمانی میراث وغیرہ متعدد روحانی مسائل پر بحث کی گئی ہے صفحہ ۱۰ قیمت ار

تمثیلانی داستانی۔ یہ پر لطف اور سبق آموز ۱۳ اخلاقی کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ کہانیوں کی کہانیاں اور اصلاح اخلاق۔ یہ کتاب سب گھروں میں ہونی چاہیے قیمت ۱ر

چھپا ہوا خزانہ۔ از پادری جے ڈبلیو رچرڈس صاحب سا کن تنلام۔ محمدیوں کیلئے اشتہار شہر میں کے بعد دوسری کتاب ہے جو اردو میں ابھی چھپی ہے۔ کفارہ فارقلیط تثلیث الوہیت مسیح اور عدم تحریف و تنسیخ اناجیل وغیرہ پر فیصلہ کن بحث ہے مسلمانوں میں کام کرنے والے ضرور خریدیں صفحہ ۵۶ قیمت ۳ر

تحقیق الاسلام حصہ دوم از پادری غلام مسیح صاحب ایڈیٹر نور افشاں۔ فاضل مصنف نے اس کتاب کی تحریر میں

المشتہر سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور

پادری ڈبلیو جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ۔ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرو پرائٹر چھپا

